امرود

کی پیداواری ٹیکنالوجی

امرود کی کاشت

امرود جسے غریبوں کا سیب کہا جاتا ہے۔اس کا آبائی وطن شمالی امریکہ (میکسیکو)اور جنوبی امریکہ (پیرو) کا درمیانی علاقہ ہے۔ وہاں سے یہ دنیا کے دوسرے ممالک مثلاً کیوبا، کیلیفورنیا، برازیل، ہوائی، ملایا، ہندوستان اور پاکستان میں پھیلا۔ غذائی خصوصیات اور اچھا ذائقہ رکھنے کی بدولت اب پوری دنیا میں کاشت ہورہا ہے۔

امرود کا نباتاتی نام (Psidium guajava) ہے۔امرود پاکستان کا چوتھا اور صوبہ پنجاب کا تیسرا اہم پھل ہے۔ پاکستان میں 2011-12 میں اس کی پیداوار 527 ہزار ٹن ہے۔ پنجاب میں اس کی وسیع پیمانے پر کاشت شیخوپورہ، ننکانہ صاحب، اوکاڑہ، قصور، ساہیوال اور فیصل آباد اور سندھ میں لاڑکانہ، دادو، شکارپور اور حیدرآباد کے اضلاع میں کی جاتی ہے اور خیبر پختونخواہ کے ہری پور ہزارہ اور مردان اضلاع قابل ذکر ہیں۔

غذائی اجزاء وطبی خواص

امرود میں حیاتین ج (Vitamin C) سب سے زیادہ ہوتا ہے۔امرود میں حیاتین ج ترشاوہ پھل کی نسبت چار سے پانچ گنا زیادہ پایا جاتا ہے۔ حیاتین ج کے علاوہ امرود حیاتین الف (Vitamin A)، حیاتین ب (Riboflavin) فاسفورس، کیلشیم اور آئرن کا بھی اہم ذریعہ ہے۔اس پھل کو بے پناہ غذائی خصوصیات کی وجہ سے دوسرے پھلوں پر فوقیت حاصل ہے۔ کچے امرود کا مزاج سرد تر ہوتا ہے جبکہ پکے ہوئے پھل کا مزاج گرم تر ہوتا ہے۔ یہ پھل بہت ثقیل ہوتا ہے۔ معدہ اسے تین سے چار گھنٹے میں ہضم کرتا ہے۔ اگر اسے نمک مرچ کے ساتھ استعمال کیا جائے تو جلد ہضم ہو جاتا ہے۔ امرود خونی بواسیر میں اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔امرود میں قبض دور کرنے کی صلاحیت پائی جاتی ہے۔ یہ قوت ہاضمہ کو تقویت دیتا ہے۔بھوک کی کمی، آنتوں کی صفائی اور متلی کے لئے انتہائی مفید ہے۔دل ومعدہ کو طاقت اور فرحت بخشتا ہے۔اس کے بیج پیٹ کے کیڑوں کے قاتل ہیں۔اس کے پتے دست کی بیماری کے لئے انتہائی مفید ہیں۔

مصنوعات

امرود جیم، جیلی، سکوائش، جوس بلینڈ، جوس کنسنٹریٹ اور کینڈی بنانے کے کام آتا ہے۔ کچے امرود کا سالن بھی بنایا جاسکتا ہے۔ پکے امرود کا دہی میں لذیز رائیتہ بھی بنایا جاتا ہے۔

آب وہوا

امرود گرم اور نیم مرطوب خطوں کا پھل ہے مگر زیادہ تر یہ نیم گرم مرطوب آب و ہوا میں خوب پرورش پاتا ہے اور خوب پھلتا ہے۔ 1000 سے 1500 میٹر سطح سمندر کی بلندی تک کامیابی سے کاشت کیا جاتا ہے۔23 سے 28 سینٹی گریڈ درجہ حرارت پر اس کی نشوونما بہت اچھی ہوتی ہے۔ یہ پودا زیادہ سردی کو قبول نہیں کرتا۔ اگر درجہ حرارت صفر سینٹی گریڈ سے نیچے گر جائے تو چھوٹے پودے مرجھا جاتے ہیں مگر بڑے پودے برداشت کر لیتے ہیں۔اس لئے پہلے تین سال سردی سے بچاؤ کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ پھول اور پھل کے وقت اس کو خشک آب وہوا درکار ہوتی ہے۔ زیادہ درجہ حرارت اور تیز ہوائیں پھل کے گرنے کا باعث بنتی ہیں۔زیادہ بارش بھی اس کے پھل کے لئے نقصان دہ ہے کیونکہ پھل کی خاصیت خراب ہوجاتی ہے اور پھل پھٹنا شروع ہو جاتا ہے۔

زمین

امرود ہر قسم کی زمین میں بارآور ہوتا ہے۔ یہ بھاری سے لے کر ہلکی ریتلی زمین میں اگایا جاسکتا ہے مگر دوسرے پھلدار درختوں کی طرح زرخیز میرا زمین زیادہ موزوں ہے۔ یہ پودا دوسرے پودوں کی نسبت سیم اور تھور زدہ علاقوں میں بھی کامیابی سے کاشت کیا جاسکتا ہے۔ایسی زمینیں جن کی پی۔ایچ (pH) 4.5 سے 8.5 ہو اس کی کاشت کے لیے موزوں ہیں۔

اقسام

لاڑکانہ صراحی

اس کا پھل لمبوترا اور گردن صراحی دار ہوتی ہے۔اس کا چھلکا کھردرا اور گودے کا رنگ سفید ہوتا ہے۔اس میں بیج قدرے کم ہوتے ہیں۔اوسط پیداوار

80 تا100 کلوگرام فی پودا ہے۔

شرقپوری گولا

اس کا پھل گول، رنگ سفید، درمیانہ سائز، چھلکا صاف، ذائقہ کافی لذیذ اور میٹھا ہوتا ہے۔ پھل میں بیج کافی زیادہ ہوتا ہے۔ اوسط پیداوار 70 تا90 کلو گرام فی پودا ہے۔

کریلا

پھل لمبوترا اور گردن صراحی دار ہوتی ہے۔ اس قسم میں پھل دیکھنے میں کریلے یا ناشپاتی کی مانند ہوتا ہے۔ اس کا چھلکا کھردرا اور گودے کا رنگ سرخ یا سفید ہوتا ہے۔ اس کی اوسط پیداوار 60 تا75 کلوگرام فی پودا ہے۔

سرخا

اس قسم میں پھل گول، چھلکا صاف اور گودا سرخ ہوتا ہے۔ گودے کے سرخ رنگ کی وجہ سے اسے سرخا کہا جاتا ہے۔ اس قسم میں مٹھاس کم ہوتی ہے۔ اوسط پیداوار 65 تا80 کلوگرام فی پودا ہے۔ اس کا پھل جیم، جیلی اور سکوائش وغیرہ بنانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

سلیکشن313

یہ نئی قسم ہے۔ اس کا رنگ سبز اور شکل ناشپاتی کی طرح ہے۔ گودے کا رنگ گلابی اور بیج پھل کے درمیانی حصہ میں ہوتے ہیں جنہیں باآسانی نکالا جا سکتا ہے۔ بیج قدرے زیادہ ہوتے ہیں۔ اس کا ذائقہ بہت اچھا اور گودا خستہ ہے۔ اوسط پیداوار 65 تا85 کلوگرام فی پودا ہے۔

افزائش نسل

امرود کی افزائش نسل مندرجہ ذیل طریقوں سے کی جاتی ہے۔

1۔ بذریعہ بیج

عمدہ پختہ پھل لے کر ان کا بیج نکال لیں اور اچھی طرح دھو کر گودے سے علیحدہ کر لیں۔ تازہ بیج بونے سے بہتر نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ امرود کے بیج کا چھلکا بہت سخت ہوتا ہے اور اسے اگنے میں کافی وقت پیش آتی ہے۔ بہتر اگاؤ کے لئے تازہ بیج دس تا پندرہ دن پانی میں بھگوئیں اور ہر روز پانی بدلیں۔ بیج کیاریوں یا کھیلیوں پر لگایا جاتا ہے۔ کھیلیوں کی لمبائی 1.5 میٹر، چوڑائی 1.0 میٹر اور اونچائی 20 سینٹی میٹر رکھنی چاہئے۔ بیج سے بیج کا فاصلہ 1.0 سینٹی میٹر اور قطاروں کا فاصلہ 10 سے 15 سینٹی میٹر رکھنا چاہئے۔ بیج کی گہرائی 2.5 سینٹی میٹر رکھنی چاہئے۔

2۔ ہوائی داب

اس پودے کی افزائش نسل بذریعہ داب بھی ہوسکتی ہے۔ اگر مناسب شاخیں زمین کے قریب مل جائیں تو ان شاخوں کو زمین میں دبایا جا سکتا ہے اور جب جڑیں نکل آئیں تو ان کو کاٹ کر بطور پودا باغ میں لگایا جا سکتا ہے۔

اگر شاخیں زمین کے نزدیک نہ ہوں تو ہوا میں ہی ان کی داب تیار کر لی جاتی ہے۔ اس مقصد کے لئے تقریباً ڈیڑھ انچ موٹی شاخ منتخب کی جاتی ہے۔ اس موٹائی پر شاخ کا ایک چھلہ اتارا جاتا ہے تاکہ جڑیں آسانی سے نکل سکیں۔ اس زخمی جگہ پر پولیتھین یا بوری کے ٹکڑے میں مٹی اور گوبر لپیٹ کر باندھ دیا جاتا ہے اور اس جگہ کو ہر وقت نمدار رکھا جاتا ہے۔ نمی کے لئے شاخ کے زخمی حصہ کو سفگنم ماس (Sphagnum Moss) یا لکڑی کے برادے کو گیلا کر کے پولیتھین میں لپیٹ دیا جاتا ہے۔ اس میں پانی خشک نہیں ہوتا اور جڑیں آسانی سے نکل آتی ہیں۔ یہ داب کا عمل مارچ، اپریل یا اگست، ستمبر میں کیا جاتا ہے۔ داب والی شاخوں میں تقریباً چار تا چھ ماہ تک جڑیں نکل آتی ہیں۔ اس کے بعد شاخ کو کاٹ کر بطور پودا باغ میں لگایا جا سکتا ہے۔ تجارتی پیمانے پر یہ فائدہ مند نہیں ہے کیونکہ اس سے زیادہ پودوں کا حصول ممکن نہیں۔

3۔ بذریعہ پیوندکاری

ایک سال کے تخمی پودوں پر فروری، مارچ یا ستمبر، اکتوبر میں بہترین اقسام کا پیوند بذریعہ ٹی گرافٹنگ کیا جا سکتا ہے۔ مطلوبہ قسم کی 15 سینٹی میٹر لمبی شاخ کے نچلے سرے کو ترچھا کاٹ کر روٹ سٹاک پر لگائے گئے "T" نما کٹ میں پیوند کر دیا جاتا ہے۔ اوپر سے پولی تھین کا کاغذ چڑھا دیا جاتا ہے۔ چشمے پھوٹنے پر پولی تھین کا کاغذ اتار دیں۔

4۔ بذریعہ قلم

6 سے 9 ماہ کی نیم پختہ قلموں کو جڑیں بنانے کے لئے انڈول بیوٹائرک ایسڈ (IBA) کے محلول میں 5 منٹ کے لئے ڈبویا جاتا ہے۔ پھر پولی تھین شیٹ کی ٹنل کے نیچے بھرپور نمی کے ماحول میں مٹی اور ریت کے آمیزے سے بھرے ہوئے پولی تھین کے لفافوں میں لگا دیا جاتا ہے۔ جڑیں بننے کا عمل مکمل ہونے کے لئے

2 سے 3 ماہ کا عرصہ درکار رہتا ہے پھر قلموں میں قوت مدافعت بڑھانے کے لئے نیم سایہ دار جگہ (Partial shade) میں دو سے تین ماہ کے لئے رکھا جاتا ہے اس کے بعد پودے کھیت میں لگانے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

داغ بیل اور پودے لگانا

عام طور پر امرود کے باغات مربع نما طریقے سے لگائے جاتے ہیں۔ باغ میں پودے لگانے سے پہلے زمین کو اچھی طرح تیار کر کے 16 تا 18 فٹ کے فاصلے پر تین فٹ گہرے اور تین فٹ چوڑے گڑھے کھودے جائیں۔ گڑھے میں ایک حصہ بھل، ایک حصہ گلی سڑی گوبر کی کھاد اور ایک حصہ گڑھے کے اوپر والی سطح کی مٹی ملا کر بھر لئے جائیں اور گڑھوں کو پانی لگا دیا جائے اور وتر آتے ہی پودے نصب کر دیں۔ پودے کے ارد گرد مٹی کو اچھی طرح دبا دیں تا کہ ہوا خارج ہو جائے اور اس کے فوراً بعد پانی دے دیں۔ پانی دینے سے پہلے پودے کے تنے کے ساتھ مٹی چڑھا دیں۔ پودے کی گاچی نکالتے وقت یہ خیال رکھنا چاہئے کہ گاچی پودے کے قد کے مطابق ہو اور ٹوٹنے نہ پائے اور پودے کے سروں کو کاٹ دینا چاہئے تا کہ جڑوں اور پودے کا تناسب قائم رہے۔ پودے لگانے کا بہترین موسم، فروری مارچ اور اگست، ستمبر ہے۔

آبپاشی

آبپاشی کا انحصار علاقہ کی آب و ہوا اور زمین کی خاصیت پر ہے۔ چھوٹے پودوں کو سارا سال کم وقفوں سے پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ بڑے پودوں کو خاص طور پر جب پھل کا سائز بڑھ رہا ہو زیادہ مقدار میں پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ امرود کے پودوں کی آبپاشی کے لئے ماہانہ گوشوارہ درج ذیل ہے۔

اپریل تا ستمبر	8 سے 12 دن کا وقفہ	اکتوبر تا نومبر	15 سے 20 دن کا وقفہ
دسمبر تا جنوری	20 سے 25 دن کا وقفہ	فروری تا مارچ	15 سے 20 دن کا وقفہ

کورے کے متوقع دنوں میں کورے کے اثرات کو کم کرنے کے لئے آبپاشی کا وقفہ کم کرنا چاہیے۔ موسم برسات میں ضرورت کے مطابق آبپاشی کا وقفہ بڑھایا جا سکتا ہے۔

کھاد کا استعمال

کیمیائی اور دیسی کھاد کی طلب پودے کی عمر، قسم، زمینی زرخیزی، آب و ہوا اور انتظامی امور کے حساب سے بدلتی رہتی ہے۔ امرود عام پھل دار پودوں کی نسبت فروری، مارچ کی بجائے شروع اپریل میں نئی پھوٹ اور پھول نکالتا ہے۔ اس لئے نائٹروجن کی پہلی خوراک ماہ فروری کی بجائے آخر مارچ میں دینی چاہئے۔ کیمیائی کھادیں سردیوں کے پھول آنے سے قبل اگست، ستمبر میں دینی چاہئیں تا کہ موسم سرما کی بھرپور فصل حاصل کی جا سکے۔ درج ذیل گوشوارے میں کھادوں کے متعلق تفصیل دی گئی ہے۔

پودے کی عمر (سال)	نائٹروجن کھاد (گرام فی پودا)	فاسفورس کھاد (گرام فی پودا)	پوٹاش (گرام فی پودا)	گوبر کی کھاد (کلوگرام فی پودا)
1 تا 3	150-200	500-1500	100-400	10-20
4 تا 6	300-600	1500-2000	600-1000	25-40
7 تا 10	750-1000	2000-2500	1100-1500	40-50
10 سال سے زائد	1000	2500	1500	50

اگر کہیں عناصر صغیرہ کی کمی ظاہر ہو تو آدھا کلوگرام زنک سلفیٹ، آدھا کلو نیلا تھوتھا اور آدھا کلو ان بجھے چونے کا الگ الگ مناسب پانی کی مقدار میں محلول بنائیں اور چھان لیں پھر ان سب کو 100 لٹر پانی میں حل کر کے 15 دن کے وقفے سے 2 سپرے کریں۔

بارآوری

امرود کے پودے سال میں دو مرتبہ پھل دیتے ہیں۔ گرمیوں کا پھل مکھی کے حملے کی وجہ سے زیادہ تر ضائع ہو جاتا ہے اور جو بچتا ہے وہ زیادہ دیر تک نامساعد موسم کی وجہ سے محفوظ نہیں رکھا جا سکتا اس لئے سفارش کی جاتی ہے کہ گرمیوں کی فصل کو کم کر کے سردیوں کی بھرپور فصل حاصل کی جائے۔ اس طرح باغبان اور

صارفین دونوں کو فائدہ ہوتا ہے جہاں کاشتکار کو زیادہ آمدن ہوتی ہے وہاں صارفین کو اچھا اور تندرست پھل زیادہ عرصہ کے لئے (نومبر سے مارچ) دستیاب ہوتا ہے۔ کاشتکار اور ٹھیکیدار موسم گرما کی فصل ختم کرنے کے لئے یا جھاڑنے کے لئے پھول اور پھل بنتے ہی چھڑیوں اور درانتی کی مدد سے پتوں سمیت جھاڑ دیتے ہیں جس سے نرم ٹہنیاں بھی زخمی ہو جاتی ہیں یا ایک خاص وقت کے لئے (مئی، جون، جولائی) باغات کی آبپاشی روک لیتے ہیں یہ تمام امور پودوں کی صحت اور درازی عمر کے لئے انتہائی نقصان دہ ہیں۔ یہ ایک مصدقہ حقیقت ہے کہ پتوں کی عدم موجودگی میں پودے میں خوراک بنانے کا عمل رک جاتا ہے اور پودے کمزور ہو جاتے ہیں۔ نیز پودوں کے اندر خلیوں کا درجہ حرارت بھی بڑھ جاتا ہے۔ کمزور پودوں پر کیڑے، بیماریاں اور دیگر جراثیم با آسانی غالب آجاتے ہیں اور پودے آہستہ آہستہ سوکھنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ گرمیوں کے پھل کو بے ضرر طریقے سے ختم کیا جائے۔ اس لئے موسم گرما کے پھل کو ہاتھ یا قینچی سے توڑے جائیں یا پھر نفتھالین ایسٹک ایسڈ (NAA) بحساب 150ppm یا یوریا کے 10 فیصد محلول کا سپرے کریں۔ اس طرح پودے کی صحت اور اس کی پیداواری صلاحیت کو زیادہ عرصہ تک برقرار رکھا جاسکتا ہے۔ علاوہ ازیں کیڑوں اور بیماریوں سے بھی محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔

شاخ تراشی

عام طور پر یہی تصور کیا جاتا ہے کہ امرود کے پودے کو کانٹ چھانٹ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ چھوٹے پودوں کا ڈھانچہ بہتر اور مضبوط بنانے کے لئے اوائل عمری میں شاخ تراشی کی ضرورت ہوتی ہے۔ بڑے پودوں میں جن لمبی شاخوں پر پھل ہوتا ہے وہ بوجھ کی وجہ سے زیادہ نیچے جھک جاتی ہیں یا ٹوٹ جاتی ہیں۔ ان کے سرے کاٹ دینے چاہئیں۔ اس کے علاوہ تنے کے نچلے حصے سے چھوٹی چھوٹی شاخیں پھوٹتی ہیں ان کو بھی کاٹتے رہنا چاہئے۔ اوائل عمری میں پودے پر کافی پھول آتے ہیں اور شاخیں جھک جاتی ہیں اور بعض اوقات ٹوٹ بھی جاتی ہیں۔ اس حالت میں پھولوں کو کم کر دینا چاہئے۔ بڑی عمر کے پودوں سے اچھی قسم کا پھل حاصل کرنے کے لئے کچھ پھل توڑ کر چھدرا کر دینا چاہئے۔

پودوں کو کورے سے بچانا

پودے کے نرم و نازک حصوں پر سردی کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ سخت سردی اور کہر سے امرود کے چھوٹے پودے سوکھ جاتے ہیں جبکہ بڑے پودوں کے مختلف حصے مثلاً چشمے، پھول، شاخیں اور تنا بری طرح متاثر ہوتے ہیں۔ نومبر کے آخر سے لیکر فروری کے آخر تک کورا پڑنے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ سخت سردی سے نقصان کو کم کرنے کے لئے نرسری کو سرکنڈے کے چھپر سے ڈھانپا جائے اور چھپر اس طرح ڈالے جائیں کہ پودوں کو سورج کی روشنی پہنچتی رہے یا کیاریوں کی وٹوں پر جنتر اگایا جائے یا پودوں کے گرد شاخیں گاڑ کر ڈھانپ دیا جائے۔ کُلیاں بنانے کی صورت میں مشرق کی جانب کا کچھ حصہ کھلا رکھا جائے۔ پودوں کے تنے کے گرد بوری یا پرالی لپیٹ دیں۔ کورے کی متوقع راتوں میں آبپاشی کی جائے۔ باغ میں مختلف جگہوں پر گڑھے کھود کر ان میں پتے، گھاس پھوس، کوڑا کرکٹ یا ناکارہ توڑی وغیرہ جلا کر دھواں کرنے سے بھی کورے کا اثر کم کیا جاسکتا ہے۔

باغ میں فصلات کی کاشت

امرود کے پودے لگانے کے بعد ابتدائی سالوں میں یعنی پھل شروع ہونے سے پہلے فصلیں کاشت کی جاسکتی ہیں۔ سبزیاں اور پھلی دار اجناس امرود کے پودوں کے لئے بھی مفید ہوتی ہیں سبزیوں میں بینگن، گاجر، مولی اور بھنڈی کاشت کی جاسکتی ہے۔ پھلی دار اجناس میں چنے وغیرہ کو کاشت کیا جاسکتا ہے جب پھل آجائے تو اس وقت فصلیں کاشت نہیں کرنی چاہئیں۔

امرود کے پودے کی جڑیں زمین کی سطح کے قریب ہوتی ہیں اس لئے اس میں زیادہ گہرائی تک ہل وغیرہ نہیں چلانا چاہئے کیوں کہ اس سے جڑیں زخمی ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اور پودوں کو زمین سے خوراک حاصل کرنے میں رکاوٹ ہوتی ہے۔

برداشت و پیداوار

امرود کے پودے پر سال میں دو مرتبہ پھل آتا ہے۔ ایک فصل موسم گرما (جولائی، اگست) اور دوسری موسم سرما (جنوری، فروری) میں حاصل ہوتی ہے۔ جب پھل پک جاتا ہے تو وہ چمکدار سرخ یا سفید رنگ کا ہوتا ہے اور اس میں خاص قسم کی خوشبو پیدا ہو جاتی ہے۔ پھل کو درختوں سے حفاظت کے ساتھ پھل توڑنے والی ٹوکریوں میں توڑا جاتا ہے تاکہ نیچے گر کر زخمی نہ ہو۔

امرود کا پودا تقریباً پانچ تا چھ سال کے بعد پھل دینا شروع کرتا ہے۔اس کی پیداوار کا انحصار آب وہوا، زمین اور اس کی اقسام پر ہوتا ہے۔اس کی اوسط پیداوار 80 سے 100 من فی ایکڑ ہے۔

کیڑے بیماریاں اوران کا تدارک

پھل کی مکھی

پھل کی مکھی کا حملہ زیادہ تر گرمیوں کے موسم میں ہوتا ہے۔ یہ مکھی پھل کے اندر اپنا ڈنگ داخل کر کے انڈے دیتی ہے جن سے چھوٹی چھوٹی سنڈیاں پیدا ہوتی ہیں جو گودے کو کھانا شروع کر دیتی ہیں اور پھل گل سڑ کر زمین پر گر جاتا ہے۔گرے ہوئے پھل کو اکٹھا کر کے زمین میں دبا دیا جاتا ہے۔اس پر قابو پانے کے لئے ایک ایکڑ میں 4 سے 6 عدد جنسی پھندے لگا کر اس میں میتھائیل یوجینال(Methyl euginol) کے زہر آلود پھندے رکھ دیئے جاتے ہیں جس سے مکھی پھندوں میں آ کر مر جاتی ہے۔زہر آلود دوائی(Methyl euginol) ہر دس دن بعد تبدیل کر دینی چاہئے تا کہ مکھیاں بر وقت مرتی جائیں جب پھل کا سائز بڑھ جائے تو ٹرائی کلوروفان کا 2.5 ملی لیٹر فی لیٹر پانی کے حساب سے سپرے کریں۔

امرود کا مرجھاؤ

اس بیماری میں پودے کی جڑیں متاثر ہوتی ہیں اور کام کرنا بند کر دیتی ہیں جس سے پودا آہستہ آہستہ سوکھ جاتا ہے۔متاثرہ پودے کی جڑوں اور شاخوں کا نمونہ پیتھالوجیکل لیبارٹری میں دے کر اس کا تجزیہ کرایا جائے۔اگر بیماری Phytophthora پھپھوندی کی وجہ سے ہو تو ریڈومل 2.0 گرام مربع فٹ کے حساب سے پودے کی چھتری کے نیچے زمین میں استعمال کی جائے۔اگر جڑوں کا گلنا سڑنا Fusarium پھپھوندی کی وجہ سے ہے تو تھائیوفینیٹ میتھائل 1.5 گرام فی مربع فٹ کے حساب سے پودوں کی جڑوں میں ڈالیں۔

امرود کا سوکا

یہ بیماری اکثر امرود کے باغات میں پائی جاتی ہے۔اس بیماری سے متاثرہ شاخیں چوٹی سے نیچے کی طرف سوکھنا شروع ہو جاتی ہیں اور متاثرہ پودوں پر سوکھی ہوئی ٹہنیاں نظر آتی ہیں۔سوکھی، بیمار اور متاثرہ شاخوں کو 6 انچ پیچھے سے کاٹ کر تھائیوفینیٹ میتھائل بحساب 1.5 گرام فی لیٹر پانی میں حل کر کے سپرے کیا جائے۔

☆☆☆